جناب سکینہ

اللہ کس قدر یہ اندھیرا ہے قید میں ۔ بادل مصیبتوں کا گھنیرا ہے قید میں
ویرانیوں کا آج تو پھیرا ہے قید میں ۔ بربادیوں کا موت کا ڈیرا ہے قید میں

گھر کس کا لٹ رہا ہے کہ موت آتی ہے
دم کس کا گھٹ رہا ہے کہ موت آتی ہے

ایک تین سالہ بچی جو دم توڑتی ہے آج ۔ بن باپ کی جہان سے منہ موڑتی ہے آج
ہیہات رشتہ موت سے وہ جوڑتی ہے آج ۔ بچی تڑپ تڑپ کے جہاں چھوڑتی ہے آج

دم گھٹ رہا ہے اور یتیمی رلاتی ہے
مظلوم غم رسیدہ کی یوں جان جاتی ہے

سینہ پہ شہ کا سر ہے زمیں پر تڑپتی ہے ۔ اور غم سے شق جگر ہے زمیں پر تڑپتی ہے
اب خلد پر نظر ہے زمیں پر تڑپتی ہے ۔ بس موت چارہ گر ہے زمیں پر تڑپتی ہے

سینہ میں سانس رک گئی اور دم نکل گیا
معصوم کا زمین پہ منکا بھی ڈھل گیا

www.en...

مادر پکاری ہائے سکینہؑ گزرگئی۔ مظلوم بچی ہائے اندھیرے میں مرگئی
سہم سہم کے ظلم کو چ زمانہ سے کرگئی۔ کس سمت ڈھونڈھنے کو میں جاؤں کدھر گئی

وہ غم سہے کہ جی نہ سکی قید شام میں
گُھٹ گُھٹ کے ہے جہاں سے گئی قید شام میں

آفت کا قید خانہ وہ ننھی سی لاش ہائے۔ ہر سمت وہ اندھیرا وہ ننھی سی لاش ہائے
ہے ہے سماں وہ غم کا وہ ننھی سی لاش ہائے۔ ہے فرش بھی زمیں کا وہ ننھی سی لاش ہائے

فرشِ زمین پر ہے وہ میت دھری ہوئی
گردن ڈھلی ہے اور ہے پتلی پھری ہوئی

عباسؑ سے کہے کوئی دریا سے جلد آؤ۔ بچی میری گزرگئی لاشہ پہ رحم کھاؤ
گردن بندھی ہے آکے اسے قید سے چھڑاؤ۔ لاشہ یتیم بچی کا آکر تم ہی اٹھاؤ

چادر اڑھائے کیسے کہ ماں بے ردا ہے آج
زنداں میں یتیم کا لاشہ پڑا ہے آج

بیوؤں میں ہائے رونے کا اکبار غل ہوا۔ ہر سمت واسکینہؑ کی تھی گونجتی صدا
فضہؑ نے اک چراغ جو دربانو سے لیا۔ مادر نے دیکھا لاش کا چہرہ تو رودیا

معصوم چہرہ اور وہ نیلے نشان تھے
رخسار پر طمانچوں کے سارے نشان تھے

غسالہ آئی غسل کو گھبرا کے رہ گئی ۔ بولی ہیں گال نیلے یہ حالت ہے لاش کی
اور پشت ہائے لاش کی سب زخمی ہو گئی ۔ کرتا بدن سے چمٹا ہے کیسی ہے بیکسی
کیسا یہ حال ہے میرے دل کو خراش ہے
مظلومیت ہے اور یہ بچی کی لاش ہے

مادر پکاری بی بی یتیمہ یہ بچی تھی ۔ معصوم یاد کر کے جو بابا کو روتی تھی
درے عدو لگاتا تو زخمی یہ ہوتی تھی ۔ کھا کھا کے درے ہائے زمیں پر تڑپتی تھی
جب آہ کرتی رخ پہ طمانچے برستے تھے
جس دم وہ روتی رخ پہ طمانچے برستے تھے

گھٹ گھٹ کے مر گئی میری بچی یہ قید میں ۔ جگ سے گزر گئی میری بچی یہ قید میں
ہے کوچ کر گئی میری بچی یہ قید میں ۔ غم پا کے مر گئی میری بچی یہ قید میں
وہ دل پہ داغ لے کے یتیمی کا مر گئی
ارمان لے کے دل میں رہائی کا مر گئی

القصہ غسل لاش کو مظلومہ کی دیا ۔ سجاد نے وہ ہاتھوں پہ لاشہ اٹھا لیا
لاشہ بہن کا سینہ سے رو کر لگا لیا ۔ اور منہ پہ منہ کو رکھ دیا آنسو بہا لیا
بولے نشان ظلم ۔ پدر کو دکھائیو
گردن یہ زخمی خستہ جگر کو دکھائیو

روکر بہن کا لاشہ لٹایا مزار میں ۔ مادر نے اپنی بیٹی کو پایا مزار میں

تھامے کلیجہ اشک بہایا مزار میں ۔ سجادؑ نے وہ لاشہ چھپایا مزار میں

میت وہ ماں کے سامنے جو دفن ہوتی تھی

مادر بہت تڑپتی تھی چلا کے روتی تھی

مدحت کی عرض ہے کہ لو پرسہ میرے نبی۔ شہزادی میری فاطمہؑ مولا میرے علیؑ

حسنینؑ یا ربابؑ میری بی بی دل جلی ۔ پرسہ قبول کیجئے آل نبی سبھی

غم گیں کا پرسہ لیجئے یا بارہویں امامؑ

پرسہ قبول کیجئے یا بارہویں امامؑ

www.e-maarif.com